۷ اکتوبر ۱۹۸۱ء

THE MESSENGER
FORTNIGHTLY NEWSPAPER

پندرہ روزہ
پیغامبر
کینیڈا

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر
فون نمبر
Tel. (416) 267-8006

جلد ۵
شمارہ ۱۹

COMPLETE INSURANCE SERVICE
INCLUDING
LIFE, MORTGAGE PROTECTION, R.R.S.P., HOME OWNERS, COMMERCIAL AND AUTO

HAROON BHABHA
INSURANCE AGENCY

[illegible] YORK MILLS RD. STE. [illegible], DON MILLS [illegible]

Call 444 2072 OR 425 3146

MEMBER OF MUSLIM FRIENDS ASSOCIATION

چوہدری ظہور الٰہی کے وحشیانہ قتل سے انتقام کی کون سی آگ ٹھنڈی کی گئی ہے؟

لوگ مر کے بھی رہا کرتے ہیں زندہ کیسے
راز دنیا پہ کھُلا ہے یہ ترے قتل کے بعد

تحریر: احمد کمال

کراچی سے لاہور جانے والی پرواز کی روانگی کا اعلان ہو رہا تھا۔ چوہدری ظہور الٰہی جو گذشتہ دو روز سے اپنی نجی مصروفیات کے سلسلے میں کراچی آئے ہوئے تھے۔ اور اپنے عزیز دوست ہارون احمد کے ہاں مقیم تھے، لاہور روانگی کے لئے طیارے میں سوار ہوئے۔ دفعتاً اُن کی نگاہ ایک ایسے شخص پر پڑی، جس کی موجودگی وہ کافی دیر سے اپنے ارد گرد محسوس کر رہے تھے۔ انہیں یاد آیا کہ وہ بڑی دیر سے اس شخص کو اپنے آس پاس دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے گہری نظروں سے اُس شخص کا سرتاپا جائزہ لیا۔

قاتل عرصہ سے ان کی تاک میں تھے، ہر جگہ ان کا تعاقب کیا جاتا تھا

انہوں نے محسوس کیا کہ اس پر وہ شخص کچھ گھبرا سا گیا ہے۔ اچانک اُس آدمی نے گھبراہٹ میں اپنی ٹانگ کھجانے کی کوشش کی، ٹخنے کے پاس سے اٹھی ہوئی شلوار کے نیچے جراب غیر معمولی طور پر پھولی ہوئی تھی۔ چوہدری ظہور الٰہی کی زیرک نگاہ نے فوراً ہی اندازہ کر لیا کہ جراب کے نیچے ریوالور یا پستول موجود ہے۔

اب وہ شخص اپنی نشست پر بیٹھ چکا تھا۔ چوہدری صاحب اپنی سیٹ سے اٹھے اور جہاز پر موجود سکیورٹی کے عملے کے پاس پہنچے۔ انہوں نے عملے کو جہاز میں موجود مسلح شخص کی موجودگی سے باخبر کیا۔ اور اپنے خدشات سے مطلع کرتے ہوئے کہا، "یہ شخص بہت دیر سے میرا تعاقب کر رہا ہے"۔ سکیورٹی کے عملہ نے فوراً ہی اس شخص کو گھیر لیا۔ اور پھر اُس کی تلاشی پر عین اسی جگہ سے، جہاں کہ چوہدری ظہور الٰہی نے ریوالور کی موجودگی محسوس کی تھی، ایک ریوالور برآمد ہو گیا۔ جو بھرا ہوا تھا۔ اسے فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ اور پھر کراچی سے لاہور تک چوہدری ظہور الٰہی نے اپنا بقیہ سفر سکیورٹی کے عملے کی نگہبانی میں طے کیا۔

لاہور ایئرپورٹ پر اُن کا پندرہ سال پرانا ڈرائیور نسیم انہیں لینے کے لئے آیا ہوا تھا۔ چوہدری ظہور الٰہی نے اُس سے خیر و عافیت دریافت کرتے ہوئے اُسے ہدایت کی کہ ارد گرد کے ماحول پر نظر رکھے، کیونکہ کچھ نامعلوم لوگ ایک طویل عرصے سے اُن کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اور ابھی جہاز میں بھی ایک ایسا ہی شخص گرفتار ہوا ہے جس سے ریوالور برآمد ہوا ہے۔ ڈرائیور نسیم نے جو اُن کا پرانا نمک خوار تھا، اور اُن سے از حد محبت رکھتا تھا، جذباتی لہجے میں جواب دیا، "صاحب، گولیاں میرے جسم سے گزر کر ہی آپ تک پہنچیں گی"۔

اور پھر ۲۵ ستمبر جمعۃ المبارک کے روز اس نے اپنا وعدہ اُس وقت نبھا دیا، جب اس واقعے کے چند روز بعد ہی چوہدری ظہور الٰہی اپنی مرسیڈیز گاڑی میں مسٹر ایم اے رحمٰن بار ایٹ لاء کے ہمراہ، مولوی مشتاق حسین سابق چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ کو اُن کی رہائش گاہ واقع ماڈل ٹاؤن چھوڑنے کے لئے جا رہے تھے۔ تینوں حضرات نے پہلے تو انٹر ہوم کارپوریشن کے منیجنگ ڈائریکٹر مسٹر ایم اے امین کے گھر واقع گلبرگ جا کر اُن کی والدہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا تھا۔ اور پھر وہاں سے ماڈل ٹاؤن کی جامع مسجد میں تمام حضرات نے اکٹھے ہی نماز جمعہ ادا کی۔ جس کے بعد چوہدری ظہور الٰہی نے مولوی مشتاق حسین کو گھر ڈراپ کرنے کے لئے اپنے ڈرائیور نسیم سے کہا۔ اور گاڑی مولوی مشتاق حسین کی قیام گاہ واقع بی بلاک کی طرف روانہ ہو گئی۔

چوہدری ظہور الٰہی ہمیشہ گاڑی کی پچھلی نشست پر ڈرائیور کے عین پیچھے بیٹھتے تھے، لیکن اس روز انہوں نے اپنے دونوں مہمانوں کو پچھلی نشست پر بٹھایا۔ ڈرائیور کے عین پیچھے مولوی مشتاق حسین بیٹھے تھے۔ اور اُن کے ساتھ مسٹر ایم اے رحمٰن بار ایٹ لاء تھے۔ اگلی نشست پر ڈرائیور کے ساتھ چوہدری ظہور الٰہی خود بیٹھے تھے۔ گاڑی نے جونہی چند فرلانگ کے فاصلے پر واقع مولوی مشتاق حسین کی قیام گاہ کی طرف ٹرن لیا۔ کار کی پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے دونوں حضرات کی نگاہ سامنے سے آنے والی ایک ملک ٹائپ ٹیوٹا کرونا پر پڑی، جس کا اوپری حصہ سفید اور نچلا گہرے رنگ کا تھا۔ کار کی کھڑکیوں سے سٹین گنوں کی نالیں نظر آ رہی تھیں۔ اس وقت چوہدری ظہور الٰہی پیچھے مڑ کر اپنے ہمراہیوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ آناً فاناً وہ گاڑی اُن کی کار کے قریب پہنچ گئی۔ اور پھر یکایک فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور دستی بم کے دھماکوں سے گونج اٹھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً سو راؤنڈ چوہدری ظہور الٰہی کی گاڑی کے اگلے حصے اور دائیں جانب کے دروازے کو چھلنی کرتے ہوئے گذر گئے اور اس کے ساتھ ہی ڈرائیور نسیم اور پاکستان کے ممتاز رہنما چوہدری ظہور الٰہی کے جسموں سے خون کے فوارے ابل پڑے۔

پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے مولوی مشتاق حسین اور ایم اے رحمٰن کی نظر چونکہ پہلے ہی حملہ آور کار پر پڑ چکی تھی، اس لئے وہ عین گولیوں کی بوچھاڑ کے وقت سیٹ سے نیچے جھک گئے تھے اس کے باوجود دستی بم کے چند ٹکڑوں نے مولوی مشتاق حسین اور ایم اے رحمٰن کو بھی معمولی سا زخمی کر دیا تھا۔ حملہ آور کار سے کئی دستی بم پھینکے گئے۔ جن میں سے ایک پھٹ نہ سکا۔ اور بعد ازاں ڈرائیور نسیم کی لاش کے قدموں تلے پڑا ہوا ملا۔

حملہ آور کار فرار ہو چکی تھی۔ لیکن چند راہگیروں نے اس کا نمبر نوٹ کر لیا۔ بعد ازاں یہ کار ایل بلاک گلبرگ کی ایک سڑک پر کھڑی ہوئی مل گئی۔ جس کے متعلق پولیس کا کہنا ہے کہ یہ کار چوری کی تھی اور دو روز قبل اس کی چوری کی رپورٹ درج ہو چکی تھی۔ یہ کار جس کا نمبر ایل اے بی ۲۱۷۳ ہے، اب انفرہ پولیس کی تحویل میں ہے۔

فائرنگ اور دستی بموں کے دھماکے تھمے تو گاڑی کی پچھلی نشست کا دروازہ کھول کر مولوی مشتاق حسین اور ایم اے رحمٰن باہر نکلے، انہوں نے دیکھا چوہدری ظہور الٰہی کا ڈرائیور خون میں لت پت پڑا دم توڑ چکا تھا۔ جبکہ ظہور الٰہی جن کا سینہ اور جسم کے مختلف حصے گولیوں اور دستی بموں کے ٹکڑوں سے چھلنی ہو چکے تھے، ابھی سانس لے رہے تھے۔ مولوی مشتاق حسین نے موقع پر موجود افراد سے کہا کہ وہ قریب ہی واقع اُن کے گھر سے اُن کے بچوں کو بلا دیں۔ لیکن اسی اثناء میں اُن کے چند چاہنے والے اپنی گاڑیاں لے کر جائے واردات پر پہنچ چکے تھے۔ انتہائی نازک حالت میں چوہدری ظہور الٰہی کو یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال اور مولوی مشتاق حسین کو سروسز ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈرائیور نسیم جس کی لاش گاڑی کے سٹیئرنگ پر پڑی تھی، کو لوگوں نے گاڑی سے نکال کر ایک چارپائی پر ڈال دیا تھا۔

وہ کار جس میں چوہدری ظہور الٰہی سوار تھے۔

جس وقت یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال میں زخموں سے چُور چوہدری ظہور الٰہی کو اسٹریچر پر ڈال کر آپریشن تھیٹر میں لے جایا جا رہا تھا، انہوں نے بے ہوشی کے عالم میں ہی دم توڑ دیا۔ اُن کے جسم سے اُس وقت بھی خون بہہ رہا تھا۔ آئی جی پولیس مسٹر لئیق احمد خان، اور ڈپٹی آئی جی کے علاوہ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس کرم الٰہی چوہان اور ڈاکٹر نسیم حسن شاہ فوری طور پر ہسپتال پہنچ گئے تقریباً سوا تین بجے یہ جانکاہ اطلاع چوہدری ظہور الٰہی کے گھر واقع گلبرگ پر دی گئی۔ چنانچہ اُن کے بڑے بھائی چوہدری منظور الٰہی، لاہور کے ایک وکیل مسٹر بارک اللہ اور افغان مجاہدین کے رہنما پیر فضل علی مجددی فوری طور پر ہسپتال پہنچ گئے۔ چوہدری منظور الٰہی کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ انہوں نے ڈاکٹروں کو اپنے چھوٹے بھائی اور بڑے آدمی چوہدری ظہور الٰہی کے جسدِ مُردہ کے پوسٹ مارٹم کی اجازت دینے سے انکار کر دیا لیکن بعد ازاں جسٹس کرم الٰہی چوہان اور مسٹر بارک اللہ کے سمجھانے پر اس کی اجازت دینے پر آمادہ ہو گئے۔

یہ اطلاع جس وقت چوہدری ظہور الٰہی کی رہائش گاہ پر پہنچی اور اُن کے دوست احباب اور دیگر خواتین جمع ہونے لگے تو قیامت خیز منظر دیکھنے میں آئے۔ اُن کی بڑی بچی اس اچانک صدمے سے حواس کھو بیٹھی۔ وہ لان میں سر برہنہ بھاگتی پھر رہی تھی۔ اور بلند آواز سے کہہ رہی تھی، "نہیں نہیں! ایسا نہیں ہو سکتا، میرے ابو نہیں مر سکتے"۔ اس کی دلدوز چیخوں سے دل پھٹے جا رہے تھے۔ دوسری بچی بار بار بے ہوش ہو رہی تھی۔ اور کچھ خواتین اُسے سنبھالے ہوئے تھیں۔ گھر کے ملازم در و دیوار سے لپٹے ہوئے رو رہے تھے۔ ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر دل سوگوار۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ دنیا کا آخری دن ہو۔ پورا لاہور اُن کی رہائش گاہ پر اُمڈ پڑا تھا۔ ہر طرف سوگوار لوگوں کا ہجوم تھا۔ اُن کی بیگم اور ایک بچی کراچی میں تھیں، جہاں سے یہ ہولناک اطلاع ملتے ہی وہ چوہدری صاحب کے دوست ہارون احمد اور دیگر افراد کی معیت میں شام کو لاہور پہنچیں۔

اگلے روز صبح نو بجے اُن کی نماز جنازہ ناصر باغ لاہور میں ادا کی گئی، جہاں لاکھوں سوگوار افراد جمع تھے۔ حدِ نظر تک سر ہی سر نظر آتے تھے۔ کسی کو کسی کا ہوش نہ تھا۔ عجیب قیامت کا منظر تھا۔ نماز جنازہ کے بعد میت تدفین کے لئے گجرات روانہ ہوئی۔ جہاں پہلے ہی ہر گھر ماتم کدہ بنا ہوا تھا۔ بے شمار گاڑیوں، بسوں اور دیگر سواریوں کے جلوس میں میت تقریباً ایک بجے گجرات پہنچی۔ جہاں پورے پاکستان سے اُن کے چاہنے والے پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ نماز جنازہ کے بعد لاکھوں سوگواروں نے اشکبار آنکھوں کے ساتھ اُس عظیم انسان کے تن خاکی کو سپرد خاک کر دیا، جو مر کے بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امر ہو چکا تھا۔

MUSLIM FRIENDS ASSOCIATION

538 DANFORTH ROAD, SCARBOROUGH, ONTARIO, CANADA M1K 1C6

مسلم فرینڈز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ٹورانٹو اور گرد و نواح میں تین مدرسے کھولے جا چکے ہیں جہاں بچوں کو قرآن پاک اور اردو کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ قائم کریں۔

حافظ انگار 429.6824	بیگم اختر 267-8006	ممتاز خان 423-9771
اظہر شیخ 265-3408	شمس الزماں بٹ 676-9327	

(عنقریب WEST HILL میں نئے مدرسہ کا افتتاح ہو رہا ہے)

خوشخبری

شمالی امریکہ میں پہلی مرتبہ حسنِ قرأت کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ قاری حضرات سے التماس ہے کہ اگر وہ اس مقابلہ میں شرکت کرنا چاہیں تو فوراً ان نمبروں پر فون کریں۔ حافظ انگار 429-6824 ادارہ پیغام 267-8006 یا مسلم فرینڈز ایسوسی ایشن 265-3408

تازہ پھل، تازہ سبزیاں، خشک میوہ جات اور تازہ مچھلیاں۔ ہر قسم کی دالیں، چاول اور انٹرنیشنل گراسری کیلئے

کیلسن لمیٹڈ

کو یاد رکھئے

261-2297

KEALSON LTD.
2501 Eglinton Ave. E., Scarborough

کنیڈا کے نئے سیونگ بانڈز

۱۹½ فیصد
پہلے سال

پہلے سال میں کینیڈا کے نئے سیونگ بانڈز ۱۹½ فیصد سود کماتے ہیں جبکہ مزید چھ سال تک ہر سال کم از کم ۱۰½ فیصد سود دیا جاتا رہے گا۔ لہٰذا یہ شرح سود ۱۰½ فیصد سے ہرگز کم نہ ہوگی۔

کینیڈا سیونگ بانڈز نہ صرف آپ کو اچھا معاوضہ دیتے ہیں۔ بلکہ ان کے معاوضہ کی پیشکش میں ایک ایسا انوکھا امتزاج ہے جو انہیں مضبوط سے مضبوط تر کئے ہوئے ہے۔

مستقبل کیلئے بچت:
فوری طور پر نقد رقم، چند سیونگ بانڈز خریدنے سے آپ کی رقم منجمد نہیں ہو جاتی۔ اگر آپ کو رقم کی ضرورت ہے تو کسی بھی منظور شدہ ایجنٹ سے بانڈز فوری طور پر نقدی میں تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ ایک کینیڈا بانڈ کی وہی حیثیت ہے جو آپ کی جیب میں نقد رقم کی ہوتی ہے شرح سود کیلئے کوئی جرمانہ نہیں۔

۱۳ دسمبر ۱۹۸۱ء کے بعد بھنانے سے شرح سود میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئے گی۔ آپ کو یکم نومبر ۱۹۸۱ء کے بعد ہر مہینہ شرح سود کے حساب سے سود ادا کیا جائیگا۔

حکومت کینیڈا ان کی خود ذمہ دار ہے:
جب آپ یہ بانڈز خریدتے ہیں۔ تو آپ کو اس بات کا اطمینان ہونا چاہیئے کہ یہ ایک محفوظ سرمایہ کاری ہے جسکو کینیڈا کے تمام وسائل سے تحفظ حاصل ہے۔

۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۰ء تک کی سیریز

آخری چار سیریز پر اب درج شدہ شرح سود سے زیادہ سود ادا کیا جائے گا۔ ہزار ڈالر کی قیمت کا ہر بانڈ یکم نومبر ۱۹۸۲ء کو ۱۹۵ ڈالر کے سود کا حقدار ہوگا۔ یکم نومبر ۱۹۸۱ء سے شروع ہونے والے سال کیلئے سود در سود کے بانڈز پر ۱۹½ فیصد کے حساب سے سود ادا کیا جائے گا۔ یکم نومبر ۱۹۸۱ء تک حاصل کردہ سود پر بھی ۱۹½ فیصد سود دیا جائے گا۔

ہزار ڈالر والے بانڈ کی قیمت میں یکم نومبر ۱۹۸۲ء کو درج ذیل سود در سود اضافہ کیا جائے گا۔

سیریز	یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو قیمت	یکم نومبر ۱۹۸۲ء کو قیمت
۱۹۷۷/۷۸	۱۴۷۱٫۶۳ ڈالر	۱۶۵۸٫۹۷ ڈالر
۱۹۷۸/۷۹	۱۳۹۱٫۵۶ "	۱۶۶۴٫۳۵ "
۱۹۷۹/۸۰	۱۲۶۶٫۶۰ "	۱۵۲۹٫۶۵ "
۱۹۸۰/۸۱	۱۱۶۶٫۱۶ "	۱۳۷۶٫۳۸ "

یکم نومبر ۱۹۸۱ء سے پہلے جاری کردہ سیریز کا سود، کیش بونس کی صورت میں ادا کیا جائے گا۔ بونس کی شرح ایک ہزار ڈالر کے بانڈ کے حساب سے مندرجہ ذیل ہوگی۔

سیریز	تاریخ تکمیل	تکمیل پر کیش بونس
۱۹۷۰/۷۱	از نومبر ۱۹۸۲ء	۲۷۶٫۹۰ ڈالر
۱۹۷۲/۷۳	از نومبر ۱۹۸۲ء	۳۸۸٫۹۰ "
۱۹۷۳/۷۴	از نومبر ۱۹۸۵ء	۴۵۱٫۷۰ "
۱۹۷۴/۷۵	از نومبر ۱۹۸۳ء	۲۱۲٫۹۰ "
۱۹۷۵/۷۶	از نومبر ۱۹۸۴ء	۲۲۳٫۶۸ "
۱۹۷۶/۷۷	از نومبر ۱۹۸۵ء	۳۲۴٫۰۰ "

ان کیش بونس کو حاصل کرنے کیلئے بانڈز کی تکمیل کی تاریخ تک اپنی تحویل میں رکھنا ضروری ہے۔

خریدنے کی سہولت:
نئے کینیڈا سیونگ بانڈز سو ڈالر سے پندرہ ہزار ڈالر تک آسانی سے خریدے جا سکتے ہیں۔ آپ کیلئے دو قسم کے بانڈز دستیاب ہیں۔ ایک تو وہ جن پر سالانہ سود ادا کیا جاتا ہے۔ دوسرے سود در سود بانڈز جو آپ کی رقم میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔

۱۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء سے آپ کینیڈا سیونگ بانڈز کسی بھی منظور شدہ ایجنٹ، جیسے بنک انوسٹمنٹ ڈیلرز، اسٹاک بروکرز، ٹرسٹ کمپنی اور کریڈٹ یونین وغیرہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

گذشتہ سیریز کے سود میں اضافہ
ایسے بانڈز جو ابھی تکمیل کی مدت کو نہیں پہنچے ہیں ان کی شرح سود یکم نومبر ۱۹۸۱ء سے ۱۹½ فیصد تک بڑھا دی گئی ہے تاکہ سال میں تکمیل کی مدت تک شرح سود کم از کم ۱۰½ فیصد کے حساب سے ادا کی جائیگی۔

مستقبل کی فکر کیجئے

کنیڈا

پیغامبر

THE MESSENGER

SOHAIL AKHTAR Tel. (416) 267-8006

جہاں بینی مری فطرت ہے لیکن کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

۷ر اکتوبر ۱۹۸۱ء | ۷ر ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

حج کمیٹی سے ایک سوال

ہم مسلمانوں کیلئے تو یہی حکم ہے کہ کسی چیز کو خریدنے کیلئے نزدیک کی غیر مسلم کی دکان کو چھوڑ کر دور کسی مسلمان کی دکان پر جانا پڑے تو وہ زیادہ افضل ہے۔ لیکن حج کمیٹی کے ذمہ دار ارکان، جن کی مذہبی قابلیت ہمارے لئے باعث فخر ہے، اس سال حاجیوں کیلئے ایک غیر مسلم ٹریول ایجنسی سے ٹکٹیں خریدیں۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ ٹورانٹو کی مشہور ٹریول ایجنسی ایم اینڈ جے ٹریول، جس کے مالکان ظہیر مودی اور محمد جاوید پال عرصہ سے مسلم کمیونٹی کی خدمت کر رہے ہیں۔ حج کمیٹی نے صرف اس بنا پر اس ایجنسی سے ٹکٹیں نہیں خریدیں کہ ظہیر مودی اور محمد جاوید نے حج کمیٹی کو تین مفت ٹکٹیں دینے سے انکار کر دیا۔ ہو سکتا ہے کہ غیر مسلم ٹریول ایجنسی سے حج کمیٹی کو تین مفت ٹکٹیں مل گئی ہوں لیکن اس سے حاجیوں کو کوئی مالی فائدہ نہیں ہوا۔ بلکہ اس بات کو حاجیوں سے پوشیدہ رکھا گیا کہ مقدس سفر پر جانے کیلئے ٹکٹیں ایک غیر مسلم سے خریدی گئیں۔ روانگی سے قبل ایرپورٹ پر جب حاجیوں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ بہت افسردہ ہوئے ——— ایک طرف حج کمیٹی یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ یہ کام بلا معاوضہ فی سبیل اللہ کر رہی ہے۔ دوسری طرف وہ حاجیوں کیلئے ٹکٹ خریدتے وقت ٹکٹ کی قیمتوں پر کم اور اپنی تین مفت کی ٹکٹوں پر زیادہ زور دیتی ہے۔ ایم اینڈ جے ٹریول نے آپ کو تین کیا چار ٹکٹیں مفت دے دیتے لیکن ظہیر مودی اور محمد جاوید پال یہ نہیں چاہتے تھے کہ حاجیوں کی ٹکٹوں پر پچیس ڈالر کمیشن زیادہ وصول کریں ——— کیا حج کمیٹی صرف تین ٹکٹ کی لالچ میں غیر مسلم کو حاجیوں کی ٹکٹ کا کمیشن دینے پر فخر محسوس کر رہی ہے؟ حاجیوں کے نام پر تین ٹکٹ کی بھیک مانگ کر یہی فی سبیل اللہ کی مہر لگانا، کیا حج کمیٹی کو زیب دیتا ہے؟ امید ہے حج کمیٹی اس کا جواب دیگی۔ ورنہ حاجیوں کے دلوں میں حج کمیٹی کا وقار مجروح ہوتا رہے گا۔

VISIT US

FOR

best quality

INDIAN GROCERIES,

FRESH VEGETABLES,

NUTS, SPICES ETC.

گروسری، تازہ سبزیاں اور مصالحہ جات

نہایت ہی سستے داموں پر خریدنے کیلئے

ہمارے ہاں تشریف لائیے

Pirri's Dixieland Market Limited

FRESH FRUITS — VEGETABLES — FLOWERS

Retail: 1166 Pharmacy Ave. [at Lawrence] Scarborough,

Phone: 759-8473

Wholesale: 1852 Birchmount Rd. [1 block N. of Eglinton Ave.],

Scarborough, Phone: 759-5214

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

لکھنؤ مولوی گنج میں ابھی ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں ایک صد سالہ بزرگ کا انتقال ہوا ہے۔ بزرگ محض سن کے اعتبار سے نہ تھے عبادتوں ریاضتوں کے لحاظ سے بھی تھے جب تک قوٰی نے کام دیا اکل حلال کے لیے جلد سازی کا پیشہ اختیار کئے رہے اب کئی سال سے اس سے بھی معذور ہو گئے تھے لڑکے کمانے والے تھے باپ کی خدمت کرتے رہے۔ حافظ قرآن تھے ہی حج بھی کر آئے تھے نسبت باطنی سلسلہ قادریہ سے رکھتے تھے آخری وقت میں عمر بھر کی کمائی کام آئی مرض کی شدت میں ایک بار پھر جب غفلت سے آنکھیں کھولیں تو فرمایا کہ "واہ کیا عالم دکھایا جا رہا ہے حضرت غوث اعظم خود تشریف لائے تھے اس غلام کو نوازا فرمایا کہ بس اب ہمارے ساتھ بغداد چلو" قرآن کا ورد ہوش و حواس کے وقت زبانی برابر جاری تھا ایک مرتبہ چونک اور رک کر بولے "دور ہو مردود مجھے قرآن بھی نہیں پڑھنے دیتا لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پھر فرمایا کہ "وہی شیطان تھا مجھے بہکانے آیا تھا"۔

بالکل آخری وقت ورد کلمہ طیبہ کا رہ گیا ایکبار آنکھ کھول کر کہا کہ "دم بڑی مشکل سے نکلتے ہیں" پھر کہا نبض ذرا دیکھنا نبض اس وقت تک غائب ہو چکی تھی بس ایک مرتبہ کلمہ کو اس صیغہ کے ساتھ پڑھا جو التحیات میں وارد ہوا ہے اور جو ہر نمازی مسلمان کو ازبر رہتا ہے یعنی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ آخری لفظوں پر انگشت شہادت اٹھائی جس طرح نماز میں اٹھانے کا معمول ہے اور فوراً روح جسم سے پرواز کر گئی ——— ایسی موت قابل تعزیت ہے یا قابل رشک! اللہ ایسی موت ہم سبھوں کو نصیب کرے عمر بھر کی کمائی کسی کی رائیگاں نہیں جاتی ان مرحوم کا شمار اکابر مشاہیر میں نہ تھا زندگی میں معمولی سے انسان عوام میں شامل سمجھے گئے انجام کیسا اچھا نصیب میں آیا اور ایسا انجام تھوڑی ہی کوشش سے ہم آپ سب اللہ کے فضل و توفیق سے اپنے لیے حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنے بچوں کو اردو پڑھائیے۔ اردو کی مفت تعلیم کیلئے 265.3408 پر فون کیجئے۔

کرنیں

محمد عبداللہ ———

زندگی کے واقعات و حادثات کو اللہ کے حکم اور مرضی سے منسوب کرنا، اللہ کے احکام کی حکمتوں پر ایمان رکھنا، فطرت کے آئین کے مطابق اپنی زندگی کا دستور العمل ترتیب دینا، اس کائنات کے سچے نظام کے بدلے سامنے گر ہے۔ انسان پر عمل پیرا ہونا۔ اور سب سے بڑھ کر اللہ کے مقرر کئے ہوئے قوانین کو اپنا لائحہ عمل بنانا یقیناً ایک ایسا مسلک ہے جس پر مسلمان بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔

نادرہ یوسف ———

کسی بھی غم زمین کی طرح نہیں ہے کہ اس کی سرحدیں بدل دی جائیں یا اسے دو ٹکڑوں میں بانٹ دیا جائے۔ غم ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنا دکھ تو اپنا ہی رہتا ہے۔

محمد ریاض ہیمی ———

ہر دور کا ایک تقاضا ہوتا ہے۔ وہ تقاضا سمجھنا اور سمجھ کر ماحول و حالات کی رو سے اپنی تنظیم کرنا اس کارزار حیات میں سنبھلے رہنے اور کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہے۔

ایم صادق ملک ———

ایک طویل زندگی ممکن ہے اچھی نہ ہو لیکن ایک اچھی زندگی یقیناً طویل ہوتی ہے۔

محمود حسین جیلی ———

لوگوں نے تو بس خدا کو ایک ہوا بنایا ہے حالانکہ خدا سے زیادہ محبت کرنے والا نہ کوئی ہے اور نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ مجھے اس کی رحمت پر اتنا ناز، اس قدر بھروسہ ہے کہ میرے دل میں اس کے قہر کا خیال ہی نہیں آتا۔

محمد ایوب راجہ ———

انسان بھی عجوبۂ روزگار ہے۔ منطق میں اس کی رفعت و دانش مندی میں اس کی وسعت، رفتار و گفتار میں اس کی فہم و فراست قابل لحاظ ہے۔ کارگاہ عمل میں وہ ایک فرشتہ ہے۔ اشرف المخلوقات ہے۔ لیکن جب گرنے پر آتا ہے تو اس کی ذلت کی گہرائی ناپی نہیں جا سکتی۔

عبدالقیوم راجہ ———

آؤ میرے ساتھ قبرستان چلو اور زندگی کا انجام دیکھو۔ قبریں شکستہ پڑی ہیں کتنوں کے نشانات مٹ چکے ہیں۔ کوئی پرسان حال نہیں۔ اس رنگین دنیا کے درمیان یہ شہر خموشاں عبرت کی جا ہے۔ یاد رکھو جب وقت اجل آتا ہے تو ایک ساعت بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا۔

محمد انور ———

لمحوں کا طویل ہونا کوئی شرط نہیں، کبھی کبھی برسوں گذر جاتے ہیں، لیکن کچھ نہیں ہوتا بس ایسے جیسے ہوا کا جھونکا آئے اور گزر جائے، اور کچھ بھی نہ ہو۔ لیکن کبھی کبھی چند مختصر سے لمحے گزرتے ہوئے وقت کا بہت تھوڑا سا حصہ ہمیں ایسی ایسی یادیں دے جاتا ہے جن کے اچھوتے پن سے انکار ممکن نہیں اور پھر ہم یہی سوچتے رہ جاتے ہیں کہ محبت ملن کا نام ہی تو نہیں

ناصر لطیف ———

"وقت ایک ایسی زمین ہے جس میں محنت کے بغیر کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ اگر محنت کی جائے تو زمین پھل دیتی ہے۔ اگر بیکار چھوڑ دی جائے تو اس میں خاردار جھاڑیاں اگ آتی ہیں۔ وقت ضائع کرتے وقت اس بات کا خیال رکھو کہ وقت بھی آپ کو ضائع کر رہا ہے۔"

یاسمین ———

وقت ہر چیز کو بدل دیتا ہے اونچا اڑنے والے پرندے کو گرنا بھی پڑتا ہے۔

متعصب بھارتی

سیاست دان کا مکروہ منصوبہ

بھارتیہ جن سنگھ کے صدر پروفیسر بلراج مدھوک نے اپنے تازہ ترین بیان میں کہا ہے کہ بھارت کو اسرائیل سے دوستی استوار کر لینی چاہیئے تاکہ ملک کے دفاع کو مضبوط بنایا جاسکے۔ بدلتے ہوئے حالات میں بھارت کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی ناگزیر ہے کیونکہ بھارت پر کسی بھی لمحے حملہ ہوسکتا ہے۔ اور اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ حملہ پاکستان یا بنگلہ دیش کی طرف سے ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب تک پاکستان قائم رہے گا اس وقت تک وہ بھارت کا دشمن رہے گا اور جب کہ پاکستان اور بنگلہ دیش دونوں میں قدیم مسلم لیگی برسراقتدار ہیں بھارت کی سلامتی کو زیادہ خطرہ لاحق ہے۔ موصوف نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ امریکہ کی ہی طرح عرب اور مسلم ممالک بھی پاکستان کی مدد کر رہے ہیں اس کے باوجود بھارت میں صرف امریکہ کے خلاف انتہاپسندانہ رویہ موجود ہے عرب ممالک کے خلاف نہیں۔ بھارتیہ جن سنگھ کے صدر نے آئندہ چودہ اگست کو بھارت کو "ہندو راشٹریہ" یعنی ہندو ریاست کی حیثیت دینے کے لئے ایک قرارداد منظور کرنے کا اعلان کیا ہے۔"

پروفیسر مدھوک ابتدا ہی سے بھارت کو ایک خالصتاً ہندو ریاست بنانے کے پرچارک اور برصغیر میں اپنی مسلم دشمنی کے لئے بدنام ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں جب گاندھی جی کو قتل کیا گیا اور بھارت کی سرکار نے راشٹریہ سیوک سنگھ کو خلاف قانون قرار دے دیا تو مسٹر مدھوک نے ہندو مہاسبھا کے لیڈر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کے ساتھ مل کر جن سنگھ کی بنیاد رکھی۔ پھر انہوں نے "لوک تنترک پارٹی" قائم کی اور اب بھارتیہ جن سنگھ کے صدر ہیں۔ انہیں بھارت کی داخلی سیاسیات میں خاصا عمل دخل ہے۔ ان کا تعلق جموں سے ہے مگر ان کی سیاست کا دائرہ کار پورے بھارت تک محیط ہے۔ ۱۹۴۷ء کے اواخر میں جب شیخ عبداللہ نے کانگریس اور ڈوگرہ حکومت کے گٹھ جوڑ سے یہاں حکومت سنبھالی تو انہوں نے پروفیسر بلراج مدھوک کو جو ان دنوں ڈی اے وی کالج سرینگر میں تاریخ کے پروفیسر تھے فرقہ وارانہ فسادات پھیلانے کے جرم میں ریاست بدر کر دیا تھا۔ جس پر پروفیسر مدھوک نے دہلی میں بیٹھ کر جموں "پرجا پریشد" سے شیخ عبداللہ کی حکومت کے خلاف تحریک چلائی جس سے ... شیخ عبداللہ کے خلاف ہوگیا اور یہ سلسلہ ۹ اگست ۱۹۵۳ء میں شیخ محمد عبداللہ کی وزارت سے معزولی اور ان کی گرفتاری پر ختم ہوا۔ پروفیسر بلراج مدھوک ریاست جموں و کشمیر کو مکمل طور پر بھارت میں ضم کرنے کے حامی ہیں۔

اب پروفیسر بلراج مدھوک نے کہا ہے کہ بھارت اپنی خارجہ پالیسی میں تبدیلی لائے اور اسرائیل سے تعلقات استوار کرے۔

اسرائیل سے تعلقات استوار کرنے کی یہ تحریک نئی نہیں ہے۔ بھارت کے کئی سیاست دان اور سیاسی مبصرین اس مسئلہ پر اظہار خیال کر چکے ہیں۔ خود اسرائیل بھی یہ چاہتا ہے کہ بھارت اس کو تسلیم کرے۔ چنانچہ جن دنوں جنتا پارٹی برسراقتدار تھی تو اسرائیلی سیاست دان موشے دایان نے خفیہ طور پر بھارت کا دورہ کیا تھا۔ یہ درست ہے کہ مسٹر مرارجی ڈیسائی کا رجحان امریکن بلاک کی طرف تھا مگر انہوں نے اسرائیل کے سیاست دان کی حوصلہ افزائی نہ کی۔

آج کل مسز اندرا گاندھی برسراقتدار ہیں ان کے تعلقات روس سے گہرے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ روس اسرائیل کے بارے میں بھی نرم گوشہ رکھتا ہے اور اگر بھارت اسرائیل کو تسلیم کرتا ہے تو روس کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ بھارت جانتا ہے کہ اگر اسرائیل سے کھل کر تعلقات قائم کر لئے تو اس کا عرب ممالک میں بڑا شدید ردعمل ہوگا اور بھارت عرب ممالک سے تعلقات خراب کرنا نہیں چاہتا اس کی وجہ بھارت کی تجارت بھی ہے۔ اور عرب ملکوں میں بھارتی باشندوں کی ملازمتیں بھی۔ بہرکیف یہ ایک حقیقت ہے کہ بھارت اور اسرائیل کے مابین کئی شعبوں میں تعاون قائم ہے۔ اسرائیل بھارت سے اس لئے تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف ایک اور محاذ کھول لے بلکہ اسرائیل اور بھارت دونوں نے پاکستان کے خلاف مشترکہ پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے حالانکہ اسرائیل کو علم ہے کہ پاکستان کو امریکہ نے خود ہی فوجی امداد دینے کی پیش کش کی ہے لیکن ہے بھارت پاکستان کو امریکی امداد ملنے کے بہانے اسرائیل سے تعلقات مضبوط بنائے اور اس طرح عرب ممالک پر دباؤ ڈالے اس پس منظر میں پروفیسر مدھوک کا یہ کہنا کہ بھارت اسرائیل سے دوستی کرے۔ درحقیقت بھارت کے انتہا پسندوں اور پاکستان دشمنوں کے "دل کی آواز" ہے جس سے مسز اندرا گاندھی اور سوویت یونین دونوں فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔

مسٹر مدھوک کے بیان سے جو دوسری چیز عیاں ہوتی ہے وہ ان کا پاکستان کے بارے میں خوف و ہراس ہے اور ان کا یہ کہنا کہ جب تک پاکستان قائم ہے بھارت کو اس سے خطرہ رہے گا۔ بالفاظ دیگر وہ پاکستان کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اور بنگلہ دیش دونوں میں جتنا اسلامی اقدار کو فروغ حاصل ہوگا اتنا ہی بھارت اور روس پریشان ہوں گے چونکہ مسلم لیگی بھارت کے انداز سیاست کو خوب سمجھتے ہیں اس لئے وہ مسلم لیگ سے خائف رہتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ مسلم لیگ بنگلہ دیش یا پاکستان میں برسراقتدار آجائے۔ چنانچہ پروفیسر بلراج کا یہ کہنا کہ وہ ۱۴ اگست کو بھارت کو ایک خالصتاً ہندو ریاست بنانے کی تجویز کا اعلان کریں گے بھارتی مسلمانوں کے قتل عام کی طرف اشارہ ہے اور یہ بات بھارتیہ جن سنگھ کے منشور میں مذکور ہے کہ مسلمان بھارت سے پاکستان کو یا کسی دوسرے اسلامی ملک کو ہجرت کر جائیں یا خود کو ہندو معاشرہ میں ضم کر دیں یعنی "شدھی" بن جائیں۔

سعید ویڈیو رینٹل اینڈ سروس

ہندوستان کی نئی فلمیں گھر بیٹھے دیکھیئے۔

پیر تا جمعہ کسی بھی ایک فلم کا کرایہ صرف دس ڈالر

ہفتہ اور اتوار کیلئے صرف پندرہ ڈالر

اپنی پسندیدہ فلمیں آج ہی بک کرائیے

1550 KENNEDY ROAD

PHONE 292 0033

اونٹاریو میں کم سے کم اجرت کی نئی شرح

یکم اکتوبر سے کم سے کم اجرت کی نئی شرح کا اجراء:

عام شرح	۴ ڈالر ۵۰ سینٹ	فی گھنٹہ
زیر تربیت ملازمین کیلئے	۴ ڈالر ۲۰ سینٹ	فی گھنٹہ
طلباء کیلئے	۳ ڈالر ۶۵ سینٹ	فی گھنٹہ
شراب کی دکان کیلئے	۳ ڈالر	فی گھنٹہ
تعمیراتی اداروں کیلئے	۳ ڈالر ۷۵ سینٹ	فی گھنٹہ

مزید معلومات کیلئے وزارت محنت کے ایمپلائمنٹ اسٹینڈرڈز کی مندرجہ ذیل شاخوں سے رابطہ قائم کیجئے۔

TORONTO
400 University Avenue
M7A 1V2
Tel: (416) 965-5251

HAMILTON
1 West Avenue South
L8N 2R9
Tel: (416) 527-2951

KENORA
808 Robertson Street
P9N 1X9
Tel: (807) 468-3128

KINGSTON
1055 Princess Street
K7L 1H3
Tel: (613) 547-3414

KITCHENER
824 King Street West
N2G 1G1
Tel: (519) 744-8101

LONDON
205 Oxford Street East
N6A 5G6
Tel: (519) 439-3231

OTTAWA
2197 Riverside Drive
K1H 7X3
Tel (613) 523-7530

ST. CATHARINES
205 King Street
L2R 3J5
Tel: (416) 682-7261

SAULT STE. MARIE
390 Bay Street
P6A 1X2
Tel: (705) 949-3331

SUDBURY
199 Larch Street
P3E 5P9
Tel: (705) 675-4455

THUNDER BAY
435 James Street South
P7E 6E3
Tel: (807) 475-1691

TIMMINS
273 Third Avenue
P4N 1E2
Tel: (705) 267-6231

WINDSOR
500 Ouellette Avenue
N9A 1B3
Tel: (519) 256-8278

For toll-free numbers check the government listings in your local telephone directory.

Ministry of Labour
Ontario
Employment Standards Branch

Robert G. Elgie, MD, Minister
William Davis, Premier

PRINTING

• عید کارڈ • شادی کارڈ • سہرا • دعوت نامے • لفافے
• لیٹر پیڈ • فائل کور • ہر سائز کے ڈبے • لیبل • بزنس کارڈ
• ناول اور رسالہ • پمفلٹ وغیرہ کی

چھپائی کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیجئے۔

نوٹ: اردو چھپائی کیلئے کتابت کی سہولت مہیا کی جاسکتی ہے

آج ہی فون کیجئے

محمد فاروق 368-4067 656-2822 ٹورانٹو

ALAM FIVE STAR Co.

727 KING ST., WEST, TORONTO, ONT. M5V 1M9

ضرورت رشتہ

۳۲ سالہ پاکستانی، خوبرو، تعلیم یافتہ امیگرینٹ، پُروقار سُنی خاندان کی خاتون کیلئے ۴۰ سال سے زائد عمر کے شریف النفس کا رشتہ درکار ہے۔

صرف سنجیدہ حضرات درج ذیل فون نمبر پر ۶ بجے شام کے بعد رابطہ قائم کریں۔

فون نمبر 292-2395 ٹورانٹو

انٹرویو

نسرین پرویز

"آپ کا ملک امیر ہے، آپ ہیرے جواہرات اور قیمتی ملبوسات استعمال کر سکتے ہیں"

میں تو بیس روپے کی سوتی ساڑھی اس لئے پہنتی ہوں کہ میں ایک بہت غریب اور پسماندہ ملک کی وزیر اعظم ہوں!"

بھارتی وزیر اعظم سے ایک پاکستانی خاتون صحافی کی گفتگو

نہ کان میں ہیرے کا جھمکا، نہ انگلی میں چاندی کا چھلا، نہ کمخواب کی ساڑھی، نہ ہستی نہ سرمہ، نہ جلد پہ فیشل (FACIAL) نہ پلاسٹک سرجری کی کارگزاری، نہ اعلیٰ فرنیچر سے آراستہ مکان، نہ گھر کے ڈرائنگ روم میں دبیز قالین، نہ دریچوں پر ریشمی پردے، نہ گھر میں نوکروں کی ریل پیل، نہ گیراج میں مرسیڈیز۔ کہیں ایسی ہوتی ہیں وزیر اعظم اب انٹرویو کیا خاک کریں۔ بھارتی پیر اگراف تک کے لئے کوئی مصالحہ نہ مل سکا۔ جب اوسان بحال ہوئے تو ہم نے مسکرانے ہی پر اکتفا کیا۔ خاتون ہماری حیرانگی کو اور حواس باختگی کو تاڑ چکی تھیں۔ مگر بولیں کچھ نہیں مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ ہی سے دیا۔ مگر نظریں بتا رہی تھیں کہ سمجھ سب کچھ گئی ہیں بولیں گی کچھ نہیں۔ انہیں بولنے کی ضرورت بھی کیا تھی۔ بیس روپے کی سوتی ساڑھی پہنے سادگی کا ایک مجسمہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ میں اس کی بیٹی ہوں کہ اس زمانے میں جب عام آدمی کے لئے یورپ جانا ہی جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔ تو اس وقت بھی میرے باپ کے کپڑے پیرس سے ڈرائی کلین ہو کر آتے تھے۔ اور جب آنند بھون سے باہر میرا باپ نکلتا تھا تو سات دروازوں پر سات گاڑیاں شوفر کے ساتھ موجود رہتی تھیں کہ معلوم نہیں کس دروازے سے نہرو باہر نکلے مگر یہی نہرو سیاسی زندگی میں داخل ہوا تو قوم کو سادگی کا سبق دینے کے لئے سارے ٹھاٹ باٹ عیش و آرام ترک کر دیئے اور سادی زندگی کھدر پہن کر گزار دی۔

اسی نہرو کی بیٹی مسز اندرا گاندھی دنیا کی ان دو تین خواتین میں سے پہلے نمبر پر ہیں۔ جو سیاسی شعور، انتظامی امور میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ مسز گاندھی کی رہائش گاہ کو دیکھ کر کسی طور بھی یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ یہ ۶۰ کروڑ کے ملک کی آبادی کی وزیر اعظم کا گھر ہے۔ اتنی محبت اور گرمجوشی سے ملیں کہ یقین نہ آ رہا تھا کہ ان سے مل رہے ہیں، جھگڑا فساد تو کجا ایسے لگ رہا تھا کہ انہوں نے پاکستان سے کبھی چھیڑ چھاڑ تک نہیں کی۔ مشاغل کے بارے میں کہنے لگیں کہ زیادہ تر وقت لوگوں کے مسئلے مسائل سننے اور ان کو حل کرنے کی کوشش میں گزرتا ہے۔ اس کے علاوہ شام کو میں کچھ وقت اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ گزارتی ہوں۔ تاکہ اپنے تجربات سے انہیں مستفیض کر سکوں۔ ہو سکتا ہے میرے بعد میرے بیٹوں یا پوتوں میں سے کوئی ایسا ہو جس میں سیاسی شعور اس طرح موجود ہو جیسا کہ نہرو خاندان میں ہے۔ اس کے علاوہ میں کتابیں پڑھتی ہوں۔ بلکہ جب تک پڑھ نہ لوں میں رات کو سو نہیں سکتی۔

س:۔ آپ عموماً کس موضوع پر کتابیں پڑھتی ہیں؟

جواب:۔ مجھے ہر موضوع اور ہر سبجیکٹ سے دلچسپی ہے۔ اس لئے کہ زندگی صرف ایک سبجیکٹ یا ایک میدان کا نام نہیں۔ یہ تو بہت گہرا ہے۔ اس میں ہر سبجیکٹ سے واسطہ پڑتا ہے۔

بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کا یہ انٹرویو حال ہی میں ایک پاکستانی خاتون صحافی نے نئی دہلی میں اس وقت حاصل کیا جب وہ انٹرویو دینے کو تیار نہیں تھیں۔ سیاسی نوعیت کے سوالات سے ہٹ کر اس انٹرویو میں ایسے معاملات کی طرف اشارے ملتے ہیں جن کا تعلق براہ راست ہماری معاشرتی زندگی اور ہمارے رہن سہن کے طور طریقوں سے ہے۔ کہتے ہیں "اچھی بات اگر دشمن کے منہ سے بھی نکلے تو اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ پاکستان کے سلسلے میں مسز اندرا گاندھی کے خیالات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں اور نہ ہی ان کے بارے میں کسی کو یہ خوش فہمی ہے کہ وہ کبھی پاکستان کی دوست ہو سکتی ہیں۔ پھر بھی چونکہ اپنے اس انٹرویو میں انہوں نے پاکستان سے متعلق بعض خیالات کا اظہار ایسے پیرائے میں کیا ہے جو خود ہماری معاشرتی کمزوریوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس لئے ہم یہ انٹرویو اپنے قارئین کی خدمت میں بطور تبرک پیش کر رہے ہیں۔ جس کا بہت حد تک تعلق ہماری خواتین سے ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری پاکستانی خواتین ایک ملک کی وزیر اعظم کی گھریلو زندگی کے بارے میں متعلقہ معلومات سے ضرور استفادہ کریں گی۔

س:۔ عورتیں چونکہ گھر کا انتظام سنبھال لیتی ہیں اس لئے انتظامی امور کی انجام دہی کی صلاحیتیں سب عورتوں میں مردوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہوتی ہیں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب:۔ جی نہیں! میں آپ سے اتفاق نہیں کرتی جس طرح ہر عورت اچھا گھر نہیں چلا سکتی۔ اسی طرح ساری عورتیں انتظامی صلاحیتوں کی مالک نہیں ہوتیں۔ ہاں البتہ اتنا ضرور ہے کہ اگر وہ سیاسی سوجھ بوجھ رکھتی ہوں، پڑھی لکھی ہوں اور شرط یہ ہے کہ جذباتی نہ ہوں تو مردوں سے بہتر حاکم ثابت ہو سکتی ہیں۔

س:۔ خواتین کے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں ہندوستان میں آپ نے کیا کیا؟

جواب:۔ دیکھئے جہاں تک ہمارے اقتدار کے دنوں کا تعلق ہے تو یہ کہوں گی کہ جتنی ترقی اس دور میں خواتین نے کی ہندوستان کی پوری تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی لیکن جنتا پارٹی کے حامیوں نے برسر اقتدار آ کر خواتین کے حقوق بری طرح غصب کئے۔ اغوا کی وارداتیں بڑھ گئیں۔ خواتین کی عزت کا کوئی تحفظ نہیں رہا۔ ان لوگوں نے خواتین کو ملازمتوں تک سے علیحدہ کیا۔ بلکہ مرار جی ڈیسائی نے تو باقاعدہ اپنی تقریر میں میرا اور تھیچر کا نام لے کر کہا کہ عورتیں اچھی وزیر اعظم ثابت نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے کہ عورت کا اصل مقام "رسوئی" ہے جب بھی عورت گھر سے باہر نکلے گی ملک میں کرپشن پھیلے گا۔ مسٹر مرار جی ڈیسائی کی ایک بات کا اتنا شدید رد عمل ہوا کہ تقریباً ۳۰ لاکھ ٹیچرز، طالبات اور دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی خواتین نے ہڑتال کی، جلوس نکالے۔ آخرکار ان صاحب کو پارلیمنٹ میں خواتین سے معافی مانگنی پڑی۔

س:۔ آپ وزیر اعظم ہونے کے علاوہ ایک ماں بھی ہیں، بیوی بھی اور ساس بھی، ایک عورت کی حیثیت سے آپ نے اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو کیسے نبھایا؟

جواب:۔ دیکھئے عورت بہرحال گھر کا ایک اہم بلکہ بنیادی ستون ہے۔ وہ خواہ باہر کسی بھی حیثیت سے معروف ہو اسے گھر تو بہر صورت سنبھالنا پڑتا ہے۔ میرے ساتھ قسمت نے ذرا اچھا سلوک کیا۔ اس لئے کہ جب حکومت کے انتظامی امور سے وابستہ ہوئی تو میرے بچے اتنے سمجھدار ہو چکے تھے کہ ان کی نگہداشت کے لئے زیادہ وقت درکار نہ تھا۔ اس لئے میں نے باہر کی ذمہ داریاں قبول کریں۔

س:۔ آپ کھانا خود پکا لیتی ہیں؟

جواب:۔ جہاں تک کھانا پکانے کی بات ہے تو وہ ایک الگ چیز ہے اور اگر آپ یہ پوچھیں کہ آتا ہے کہ نہیں! تو جناب مجھے تقریباً پچاس ڈشیز ایسی بنانی آتی ہیں کہ میں نوکروں کے ساتھ ہدایت دے کر خود پکوا سکتی ہوں۔ مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ کس سالن میں کتنا مصالحہ، کس میں کتنا نمک اور کتنی مرچ ڈالنی ہے۔ اب تو خیر میں اتنا کام نہیں کرتی۔ مگر میرے والد کے پاس کسی زمانے میں بہت بڑا سٹاف تھا۔ میری والدہ کا چونکہ بہت پہلے انتقال ہو چکا تھا اس لئے گھر کے تمام امور کی میں ہی ذمہ دار تھی۔ اور میرے والد کے پاس باہر سے جتنے بھی وفود یا مہمان آتے تھے تو گھر کی سجاوٹ سے لے کر کھانے پکانے تک کی ذمہ داری میری تھی۔ بہرحال آملیٹ بنانا مجھے سب سے بہتر لگتا ہے۔ اس لئے کہ یہ بہت آسان ہے اور اس میں وقت بھی کم لگتا ہے۔

س:۔ آپ دنیا کی کن خواتین سے زیادہ متاثر ہیں؟

جواب:۔ میں عام طور پر غیر سیاسی خواتین سے متاثر ہوں۔ جن میں کچھ ادیبہ، سائنسدان اور شعبہ تدریس سے تعلق رکھنے والی خواتین شامل ہیں۔

س:۔ مسلمانوں کے لئے جو آپ کے ملک کی سب سے بڑی اقلیت ہیں آپ نے کیا کیا؟ خاص طور پر ملازمتوں اور تعلیم کے سلسلے میں؟

جواب:۔ دیکھئے ہمارے ہاں اقلیتوں کے لئے کوٹہ وغیرہ نہیں ہے۔ صرف قابلیت کی بنیاد پر نوکریاں ملتی ہیں۔ ان میں کسی ہندو یا مسلمان کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

س:۔ مگر یہاں بیشتر مسلمان تعلیم اس لئے حاصل نہیں کرتے کہ ڈگری لینے کے بعد بھی ہندو کے مقابلے میں وہ نوکری سے محروم رہتے ہیں تو ایسا کیوں ہے؟

جواب:۔ آپ پہلے یہ بتایئے کہ ہندو کو اگر ہندوستان میں نوکری نہ ملے گی تو وہ کہاں جا کر نوکری کرے گا۔ ہر آدمی کو تو ٹل ایسٹ نہیں بھیجا جا سکتا۔ اگر ان کے روزگار کا ان کے اپنے ملک میں تحفظ نہیں ہو گا تو کہاں ہو گا؟ جہاں تک مسلمانوں کے حقوق کا تعلق ہے تو ہم ان کے روزگار سے متعلق کافی مسائل حل کئے ہیں۔ تعلیم کے سلسلے میں یہی کہوں گی کہ یہ اپنے شوق اور ذہنی رجحان کا مسئلہ ہے ہمیں ایک مسلمان اٹھ کر صرف یہ بتا دے کہ اگر اس نے اپنے بچے کو اسکول میں داخل کر دیا ہے تو کیا ہم نے اسکول سے اس کو نکال دیا ہے۔ یا کبھی کسی مسلمان کے بچے کو اسکول یا کالج جانے سے روکا گیا ہے ہمارے یہاں بے تحاشا مسلمان ہیں۔ جنہوں نے تعلیم حاصل کی اور میرٹ پر نوکریاں حاصل کیں۔ وہ آج بھی ہندوستان میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ خصوصاً شعبہ تدریس سے تعلق رکھنے والے پروفیسرز، لیکچررز، ڈاکٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکاری افسران۔

س:۔ خواتین کی ملازمتوں کے سلسلے میں آپ کے یہاں کیا قانون ہے؟

جواب:۔ خواتین کے لئے ہمارے یہاں کوٹہ یا یوں سمجھئے کہ کوئی حصہ مقرر نہیں ہے کہ سرکاری دفاتر میں، بینک میں یا شعبہ تدریس میں خواتین کی نوکریاں کتنے فیصد ہوں گی۔

بعض شعبوں میں خواتین آپ کو زیادہ نظر آئیں گی۔ بعض میں کم اور بعض اداروں میں ان کی تعداد بالکل ہی اکا دکا ہے عموماً شعبہ تدریس، سرکاری اداروں، ریڈیو اور ٹیلیویژن سے زیادہ خواتین وابستہ ہیں۔ مگر بینک پرائیویٹ اداروں وغیرہ میں ان کی تعداد کم ہے اور انتظامیہ یعنی بیوروکریسی میں ان کی تعداد ایک دو سے زیادہ نہیں۔ لیکن اب خواتین میں بیوروکریسی سے وابستہ ہونے کا رجحان بڑھ رہا ہے اور وہ مقابلوں کا امتحان دے رہی ہیں۔ جس کے بعد وہ اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہو سکیں گی۔

س:۔ آپ کی ذاتی، مالی حیثیت بھی خاصی مستحکم ہے۔ مگر آپ کے ہاتھ میں مجھے ہیرے یا جواہرات کی کوئی انگوٹھی نظر نہیں آ رہی؟

جواب:۔ لیڈر کی کوئی اپنی حیثیت نہیں ہوتی۔ اس کی ہر حیثیت قوم کی امانت ہوتی ہے، اور قومی اعتبار سے ہم ابھی اتنے مستحکم نہیں ہیں۔ جو قوم بھوک اور افلاس میں گھری ہو اس قوم کے لیڈروں کو قیمتی جھلملاتے زیب تن نہیں دیتے۔ پھر ہنستے ہوئے لہجہ میں بولیں۔

"ہاں! آپ لوگ تو ماشاءاللہ رئیس ہیں کہ آپ کے یہاں کی خواتین ہیروں، جواہرات کی متحمل ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ معاشی طور پر آپ کا ملک بہت مستحکم ہے۔

س:۔ زندگی کا کوئی تلخ واقعہ جس سے آپ کو دکھ پہنچا ہو؟

جواب:۔ جی ہاں! جنتا پارٹی کی حکومت کی غلط معاشی پالیسی کی وجہ سے دو سال سے بے انتہا گرانی بڑھ گئی ہے اور اتنی زیادہ بڑھی کہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے ہڑتال کی اور جنتا پارٹی نے مجھ پر ہڑتال کرانے کا الزام لگا کر دسمبر ۱۹۷۸ء میں گرفتار کر کے جیل بھجوا دیا تو ۵ لاکھ آدمی میرے ساتھ اور گرفتار ہو گئے۔ یہاں تک کہ جیلوں میں جگہ نہ رہی تو سرکاری اسکولوں کی چھٹیاں تھیں لہٰذا تعلیمی اداروں کو جیلوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ مجھے جیل جانے کا کوئی غم نہیں مگر میری زندگی میں میرے ہندوستان کی درسگاہوں کا تقدس پامال ہوا اس کا مجھے بے تحاشا دکھ ہے۔

س:۔ لباس کے سلسلے میں خصوصاً خواتین کے لباس کے سلسلے میں آپ کچھ کہنا چاہیں گی؟

جواب:۔ جی ہاں! میں لباس پر تنقید بالکل پسند نہیں کرتی۔ لباس تو جو جس پر اچھا لگے اسے وہی پہننا چاہیے۔ خواتین کے لباس و زیورات کی آرائش کا بڑا دخل ہے۔ اس لئے اگر وہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ ۲۰ روپے کی سوتی ساڑھی میں زیادہ پر وقار نظر آئے تو اسے کسی بھی تنقید کی پرواہ کئے بغیر وہی پہننی چاہیے اور اگر کوئی عورت یہ سمجھتی ہے کہ وہ ۲۰ ہزار روپے کی سونے چاندی کے تاروں سے بنی ہوئی ساڑھی میں زیادہ پرکشش نظر آئے گی تو اس کو اختیار ہے کہ وہ وہی پہنے، اس کے شوق کی تسکین ہی اس کی کامیابی کا راز ہے۔ میں لباس کے سلسلے میں روک ٹوک کو پسند نہیں کرتی۔

س:۔ آخری سوال یہی تھا ہمارا ان سے کہ آپ پاکستان کی خواتین کے لئے کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟

جواب:۔ جی ہاں! میری نیک خواہشات اور تمنائیں ان کے ساتھ ہیں۔ میری دعا ہے کہ پاکستانی خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ کام کریں اور ان کے حقوق کا بھی اتنا ہی تحفظ کیا جائے جتنا کسی بھی ملک کے مرد شہری کے حقوق کا تحفظ ہوتا ہے اور وہ عالمی سطح پر ترقی کریں۔ (شکریہ صحت)

مزدور (کارخانے کے مالک سے) حضور میری شادی ہو گئی ہے۔ اس لئے میری تنخواہ بڑھا دیجئے۔

مالک: کارخانے سے باہر ہونے والے حادثے کے ہم ذمہ دار نہیں۔

پیغام میں آپ کے اشتہارات آپ کی کامیابی کی ضمانت ہیں، آج ہی فون کر کے اپنے اشتہارات بک کروائیں۔ فون نمبر 267-8006

ہم کسی بھی مذہب یا قوم سے آپ یا آپ
کے بچوں کیلئے مناسب رشتہ کا بندوبست
کر سکتے ہیں۔
ابھی بھی ہمارے پاس بے شمار
لڑکے لڑکیوں کا رشتہ موجود ہے۔
پورے اعتماد کے ساتھ خط و کتابت
کیجئے

DILKUSHA
MARRIAGE BUREAU
SERVICE TO PAKISTANI & INDIAN COMMUNITY
195 st. andrews dr. hamilton, ont. L8K 5K2

مکان ہو یا دکان

ہر قسم کی پراپرٹی کی خرید و فروخت کے لئے ہم آپ کو بہترین مشورہ
دیتے ہیں۔ آج ہی مکمل لسٹ کیلئے فون کریں یا خود ملیں

REAL ESTATE SERVICE
"in a business – like way!"

SCARBOROUGH
2300 LAWRENCE E.
(White Shield Plaza)

SHAKU MERCHANT

Bus. 751-6533
Res. 291-1805

ضرورت رشتہ

اعلیٰ خاندان کے ۲۳
سالہ نوجوان کیلئے جو
انجینئرنگ کا طالب علم
ہے، شریف خاندان کی
تعلیم یافتہ گھریلو لڑکی کا رشتہ
درکار ہے۔ لاہور کے رہنے والوں
کو ترجیح دی جائے گی۔
ن ب ک
معرفت پیغام بر

تین سال سے ہم برداشت کر رہے ہیں۔

مگر اب مزید برداشت کرنا بہت دشوار ہے

آپکو یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ پچھلے تین سالوں میں ہر چیز کی قیمت بڑھی ہے جبکہ محصول ڈاک میں تین سال قبل جو اضافہ کیا گیا تھا۔ وہ ابتک قائم تھا

مگر کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دنیا کے دوسرے بڑے ممالک میں بہتر ڈاک کا نظام قائم رکھنے میں کتنا خرچ آتا ہے ہمارا باربرداری کا نظام، ہمارے استعمال کے ضروری آلات اور ملازمین کی تنخواہیں سب میں کافی حد تک اضافہ ہو گیا ہے ہماری حد درجہ کوشش کے باوجود ڈاک کے نظام کو چلانے کے اخراجات میں اضافے کے باعث محکمہ ڈاک ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے۔ جہاں اسکو اپنی خدمات بہتر بنانے کیلئے مزید رقم درکار ہے

جو اقدام ہم اٹھانا چاہتے ہیں ان میں چند یہ ہیں

- مضبوط نظام ڈاک کیلئے نگرانی کنٹرول کو مزید بہتر بنایا جائے
- ایسی نئی سروس کا انتظام کیا جائے جو کام بہتر بنانے کیلئے پورے نظام کی نگرانی کرے۔
- ترسیل ڈاک کے حلقے کو اور وسیع کیا جائے۔
- اسپیشل ڈیلیوری۔ الیکٹرانک ڈاک اور اس قسم کی دوسری خدمات کی اہمیت کو مزید اجاگر کیا جائے۔

صحیح عمل درآمد:۔

جلد ہی محکمہ ڈاک پبلک کارپوریشن کی شکل اختیار کرے گا۔ جس کے تحت اسکو زیادہ آزادی۔ قابلیت اور ذمہ داری سے اپنے کام کی انجام دہی کا موقع ملے گا۔ اور اس طرح سے عام لوگوں پر اسکا بوجھ نہیں رہے گا۔ جیسا کہ حکومت کا ذیلی ادارہ ہونے کی وجہ سے حکومت لوگوں سے وصول کئے ہوئے ٹیکس میں سے اسے مالی امداد دیتی ہے۔

لیکن کوئی بھی کاروبار اگر موجودہ معاشی حالات کے پیش نظر نہیں تو اسکا اعلیٰ پیمانے پر کام کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ آجکل کے ڈاک کے نرخ اس بات کی نشاندہی بالکل نہیں کرتے کہ ان کے ذریعہ ایک اچھا ڈاک کا نظام چلانا ممکن ہے

یہی وجہ ہے کہ محکمہ ڈاک آئندہ سال کے شروع میں ڈاک کے نئے نرخنامہ کو جاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے

ان میں سے چند نرخ حسب ذیل ہیں

۳۰ گرام کا خط بذریعہ فرسٹ کلاس	کینیڈا کیلئے	۳۶ سینٹ
۳۰ گرام کا خط بذریعہ فرسٹ کلاس	امریکہ کیلئے	۴۵ سینٹ
۱ کلو کا پارسل اندرون شہر	ایک ڈالر	۷۰ سینٹ
۱ کلو کا پارسل فرسٹ کلاس	تین ڈالر	۲۵ سینٹ

مثلاً مانٹریال سے وینکوور

اسپیشل ڈیلیوری ایک ڈالر اور فرسٹ کلاس ڈاک کی قیمت

محکمہ ڈاک کی یہ پوری ذمہ داری ہے کہ وہ قابل اعتماد اور مکمل خدمت مہیا کرنے بڑھتے ہوئے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈاک کی شرح میں اضافہ ضروری ہے۔ ایک تو ٹیکس سے حاصل شدہ امداد کی ضرورت نہ پڑے گی دوسرے اس کے ذریعہ محکمہ ڈاک کو دنیا بھر میں سب سے اچھی سروس فراہم کرنے کا موقع ملے گا۔

کینیڈا کا محکمہ ڈاک ۔ سنہرے مستقبل کیلئے کوشاں

کینیڈا

THE ONLY 747 DIRECT SERVICE TO KUWAIT.

For your reservation, contact your travel agent

M & J TRAVEL

TEL. (416) 960-8348 - 960-8475

1240 BAY ST., TORONTO, ONTARIO, CANADA M5R 2A7

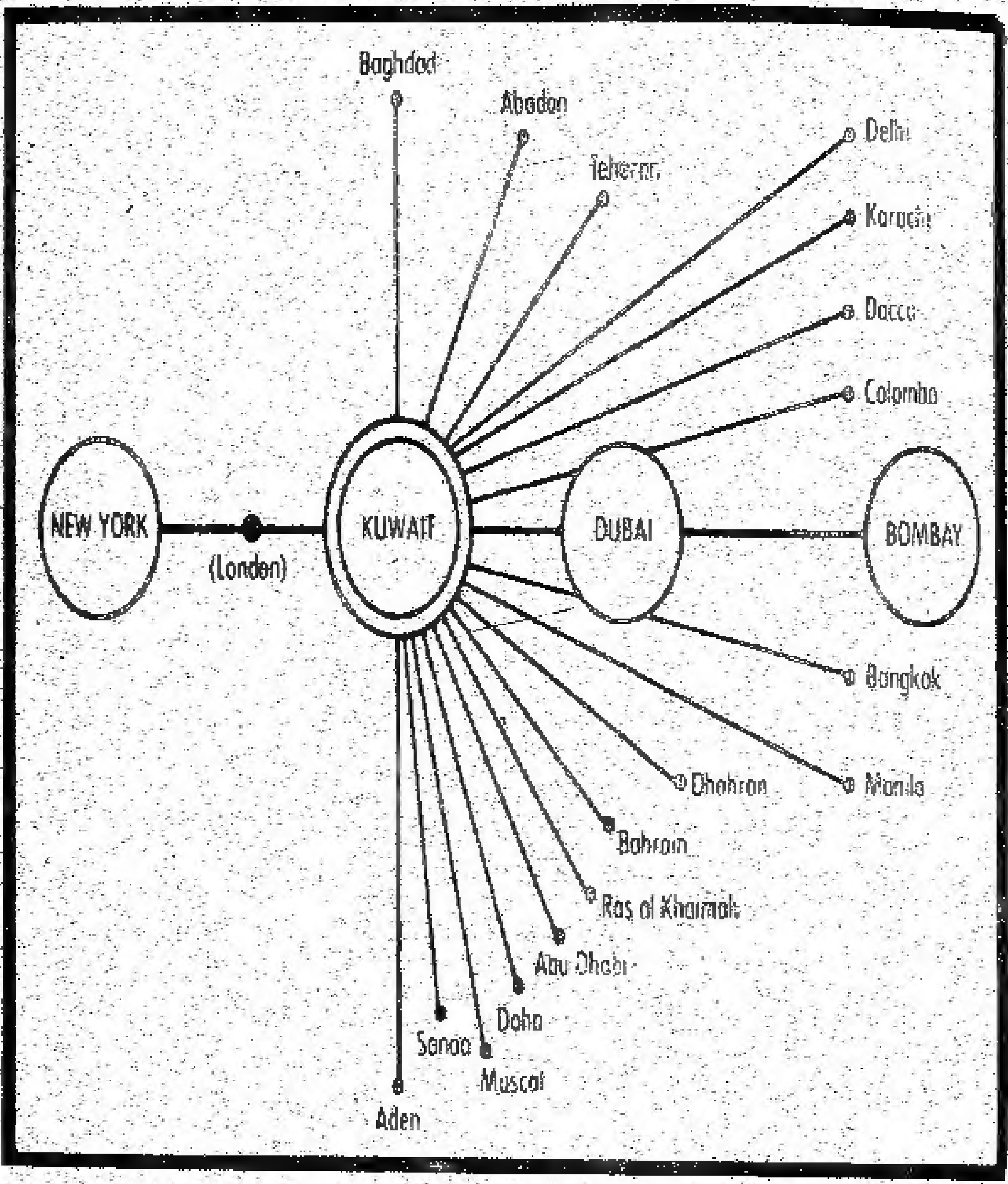

KUWAIT AIRWAYS

خوشی یہی ہے ہماری کہ مطمئن ہوں آپ

BEEF

Fresh Spring Lamb

Grade A Chickens

ھاؤس آف حلال میٹ

HOUSE OF HALAL MEAT

803 Danforth Avenue
Toronto, Ontario

Please Call ISMAIL At 461 2839

ONTARIO ENERGY SAVERS

ONTARIO ENERGY SAVERS

ONTARIO ENERGY SAVERS

ONTARIO ENERGY SAVERS

B403/C/30/1

7 OCT, 1981

THE MESSENGER
FORTNIGHTLY NEWSPAPER
پیغامبر
P.O. Box 2114, Station B, Scarborough, Ont. Canada M1N 2E5
Editor & Publisher SOHAIL AKHTAR
Tel. (416) 267-8006
VOL: 5 NO. 19

National Library
Bibliothèque
NOV
NEWSPAPER
SECTION

آپ کی بچت ——— ہماری تجارت ہے
آپ کا اطمینان ——— ہماری کامیابی ہے

INDIAN GROCERIES AND SPICES

1975 LAWRENCE AVE. EAST
SCARBOROUGH, ONTARIO, CANADA.
(416) 752-7157

724 WILSON AVENUE
DOWNSVIEW, ONTARIO, CANADA
(416) 630-4335

HEAD OFFICE
4807 WEST NORTH AVENUE
MILWAUKEE, WISCONSIN 53208
USA (414) 871-2070

WHOLESALE RETAIL MAILORDER

ASK US FOR THE WORLD.

M & J TRAVEL

1240 BAY ST., TORONTO, ONTARIO, CANADA M5R 2A7
TEL. (416) 960-8348 — 960-8475

ظہیر مودی یا محمد جاوید پال سے آج ہی رابطہ قائم کیجئے
فون نمبر 960-8348

960-8475